چلو سنگ ملو سنگ جنت میں

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— مدیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۷/- روپے

چلوسک ملوسک کو دور سے اپنا جہاز نظر آ گیا تھا جس کے گرد سپاہیوں کا پہرہ تھا پولیس والے جیپیں اور کاریں لیے ان کو گھیرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر اب ملوسک بھی پستول سے لہریں پھینک رہا تھا جیسے ہی وہ جہاز کے قریب پہنچے سپاہیوں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی مگر چلوسک ملوسک پھرتی سے زمین پر لیٹ گئے اور پھر انہوں نے جوابی طور پر پستول کے فائر کیے اور جہاز کے اردگرد کے سپاہی بھک سے اڑ گئے اب تو سپاہی اپنی جانیں بچانے کے لیے

بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے
ہوئے جہاز کے قریب پہنچ گئے۔
"جلدی کرو چلوسک دروازہ کھولو میں ان سپاہیوں
کو سنبھالتا ہوں" ملوسک نے مسلسل پستول سے
لہریں پھینکتے ہوئے کہا۔ چلوسک نے پھرتی سے دروازہ
کھول دیا اور پھر وہ دونوں بجلی کی سی تیزی
سے جہاز کے اندر داخل ہوگئے۔ اندر داخل ہوتے
ہی چلوسک نے فوراً دروازہ بند کردیا۔
"جلدی جہاز چلاؤ کہیں وہ جہاز پر بم نہ مار
دیں" ملوسک نے چیخ کر کہا۔ اور چلوسک نے
سیٹ پر تقریباً گرتے ہوئے جہاز چلانے کا
بٹن دبا دیا۔ جہاز ایک جھٹکا کھاکر اڑا اور چلوسک
ایک ہاتھ سے سیٹ کو پکڑے دوسرے ہاتھ سے
اس کی رفتار کا بٹن دباتا چلا گیا۔ اور جہاز
انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا فضا میں گم
ہوتا چلا گیا۔ جب ان دونوں کو اطمینان ہوگیا
کہ ان کا جہاز اب خطرے سے باہر نکل آیا
ہے تو وہ سیٹ پر بیٹھے انہوں نے سیفٹی
بیلٹس کمر کے گرد باندھ لیں۔

چلوسک ملوسک کا جہاز کرۂ ارض سے نکل کر
خلا کی لامحدود وسعتوں میں تیزی سے ایک سمت
بڑھ رہا تھا اب چونکہ ان کا یہ نظریہ نہیں رہ
گیا تھا کہ وہ فلاں سیارے میں جائیں اور فلاں
میں نہ جائیں۔ اس لئے چلوسک نے جہاز کو آزاد
چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ جہاں چاہے چلا جائے سکرین
پر مختلف سیارے اور ستارے نظر آرہے تھے مگر
جہاز ان کے قریب سے ہوکر گزر جاتا تو چلوسک
ملوسک آگے دیکھنے لگتے۔ پھر جیسے ہی وہ ایک
ستارے کے قریب سے ہوکر نکلے اچانک انہیں دور
بڑا خوبصورت ستارہ نظر آنے لگا۔ اس ستارے کے
گرد سات رنگوں کی روشنیوں کی لہریں کوند
رہی تھیں جس کی وجہ سے یہ ستارہ انتہائی
خوبصورت معلوم ہورہا تھا۔
"چلوسک اس ستارے کو دیکھو کتنا خوبصورت ہے"
ملوسک نے بے اختیار ہوکر کہا۔
"ہاں ملوسک دیکھ رہا ہوں۔ واقعی اس ستارے
کا بیرونی منظر بالکل نرالا ہے کیوں نہ اس
ستارے کی سیر کریں اور دیکھیں کہ اتنے خوبصورت

ستارے کے اندر کونسی دنیا آباد ہے؟" چلوسک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مجھے خود شوق ہو رہا ہے" ملوسک نے جواب دیا اور پھر چلوسک نے جہاز کا رخ اس ستارے کی طرف کر دیا اور اس کی رفتار بڑھا دی۔

"یہ روشنیاں کس چیز سے پیدا ہورہی ہوں گی؟" ملوسک نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں اس ستارے پر پانی کثیر مقدار میں موجود ہے جب سورج کی روشنی اس پر پڑتی ہوگی تو اسکا عکس مختلف روشنیوں کی صورت میں نظر آتا ہوگا" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یا پھر یہ ہوگا کہ اس کی بیرونی سطح میں ہوا بے حد نم دار ہوگی جس کیوجہ سے سورج کی روشنی میں مختلف رنگ نظر آرہے ہونگے" ملوسک نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے اور یہ روشنیاں مستقل طور پر اس لئے چمک رہی ہیں۔ کیونکہ

یہ ستارہ ہے ستارہ چونکہ ایک جگہ جامد رہتا ہے۔ اور سیارے کی طرح گھومتا نہیں اس لئے وہاں ہر وقت سورج کی روشنی پڑتی رہتی ہے دوسرے لفظوں میں وہاں رات نہیں ہوتی دن ہی رہتا ہے اس لئے روشنیاں مسلسل چمک رہی ہیں" چلوسک نے کہا۔ پھر اس کی نظر رفتار بتلانے والی سوئی پر پڑی تو وہ چونک پڑا کیونکہ رفتار کی سوئی صفر پر تھی جبکہ جہاز انتہائی تیز رفتاری سے اس ستارے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا چلوسک نے ایک بٹن دبایا تو اسے محسوس ہوا کہ جہاز کا انجن خودبخود بند ہو چکا ہے اور اب انکا جہاز اس ستارے کی کشش کیوجہ سے آگے بڑھ رہا ہے۔

"اوہ ابھی یہ ستارہ بے حد دور ہے مگر اس کی کشش اتنی طاقتور ہے کہ اس نے ابھی سے ہمارے جہاز کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا ہے" چلوسک نے کہا۔

"مگر یہ انجن کیوں بند ہوگیا ہے؟" ملوسک نے پوچھا۔

"ڈیڈی نے اس جہاز میں یہ نظام رکھا ہے کہ جیسے ہی جہاز کسی ستارے یا سیارے کی کشش میں آئے اسکا انجن خود بند ہوجاتا ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کشش اور جہاز کی طاقت ل کر جہاز کو کنٹرول سے باہر نہ کردیں اور جہاز تباہ ہوجائے۔ انجن ایک بار تو خودبخود بند ہو جاتا ہے اس کے بعد اگر ہم چاہیں تو پھر اسے چلا سکتے ہیں۔" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور ملوسک سر ہلانے لگا۔

اب ستارہ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا جہاز ان روشنیوں کے نزدیک پہنچ گیا روشنیاں اور بھی خوبصورت معلوم ہونے لگی تھیں ایسا لگتا تھا جیسے مختلف رنگوں کی بجلیاں چمک رہی ہوں اور چند لمحوں بعد ان کا جہاز ان روشنیوں میں داخل ہوگیا روشنیوں میں سے گذرتے ہوئے انہیں یوں لگا جیسے کسی وقت سرخ رنگ میں نہا گئے ہوں پھر یکدم سبز رنگ میں، اس طرح مختلف رنگوں کی روشنیوں سے گزرتے

ہوئے وہ مختلف رنگوں میں نہاتے جاتے اچانک روشنیاں ختم ہوگئیں اور ان کا جہاز ستارے کی اندرونی فضا میں پہنچ گیا چلوسک نے جہاز کا انجن چلا کر اس کی رفتار آہستہ کردی ہر طرف ہلکی ہلکی دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ نیچے کہیں کہیں بڑے بڑے سیاہ رنگ کے دھبے نظر آرہے تھے ان کا جہاز آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا اور وہ آنکھیں پھاڑے نیچے دیکھتے رہے۔ اشتیاق اور نئی دنیا کی سنسنی سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ اور دل میں عجیب عجیب خیال آرہے تھے پھر یکدم دھند ختم ہوگئی۔ اور وہ صاف فضا میں پہنچ گئے دوسرے لمحے وہ چونک پڑے کیونکہ یہ ستارہ تو پرستان سے بھی زیادہ خوبصورت تھا وہاں جنگل پھولوں سے لدے ہوئے تھے اور سبز رنگ کی انتہائی خوبصورت گھاس سے پُر وسیع و عریض قطعات تاحد نظر پھیلے ہوئے تھے درخت انتہائی خوبصورت تھے ہر درخت مختلف رنگوں سے بنا ہوا تھا اس طرح پھول بھی سات رنگوں کے تھے اور انتہائی خوبصورت معلوم ہو رہے تھے۔

ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سبز رنگ کی تھالی میں کسی نے انتہائی خوبصورت نگینے جڑ دیے ہوں۔

"ارے اتنا خوبصورت ستارہ کہیں ہم جنت میں تو نہیں پہنچ گئے" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"لگتا تو ایسے ہے کہ اسبار ہمارا جہاز جنت میں اتر گیا ہو" چلوسک نے مسکرا کر جواب دیا۔

"چلوسک اگر یہاں کوئی گڑبڑ نہ ہوئی تو ہم یہیں مستقل رہ جائیں گے یہاں رہ کر ہم کبھی کبھی سیر کرنے کہیں نکل جائیں گے پھر واپس آجائیں گے" چلوسک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

اچھا ابھی اتر کر تو دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے ویسے ڈیڈی کہا کرتے تھے کہ ہر خوبصورت چیز کے پیچھے تکلیفیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں چلوسک نے جواب دیا۔

اور پھر انکا جہاز آہستہ آہستہ گھاس کے ایک قطعے پر ٹک گیا وہ کچھ دیر تو جہاز کے اندر بیٹھے اردگرد کا نظارہ کرتے رہے۔ انھوں نے محسوس کیا کہ وہاں نہ ہی کوئی پرندہ تھا اور نہ کوئی

جاندار ہر طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی اور

"آؤ باہر نکلیں" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے دروازہ کھولنے والا بٹن دبا دیا بٹن دبتے ہی دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی انتہائی تیز خوشبو کے جھونکے اندر گھس آئے۔

"ارے اتنی شاندار خوشبو، یقیناً یہ ست رنگے پھول بے حد خوشبودار ہیں" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر زمین پر پہنچ گئے ان کے نیچے اترتے ہی جہاز کا دروازہ خودبخود بند ہوگیا۔

اب وہ جہاز کے قریب کھڑے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے وہاں ہر طرف تیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی اور انکے دماغ خوشبو سے بوجھل سے ہونے لگ گئے تھے اور انھیں نیند سی آنے لگ گئی تھی۔

"مجھے تو نشہ ہو رہا ہے چلوسک" ملوسک نے وہیں گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں خوشبو کی زیادتی کیوجہ سے ایسا ہو رہا ہے مگر اٹھو ہم آگے چلیں دیکھیں اردگرد کیا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم سو جائیں اور جب جاگیں تو کسی

مشکل میں پھنسے ہوئے ہوں" چلوسک نے کہا اور پھر اسی نے ملوسک کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر دیا۔ چنانچہ وہ دونوں لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے تھوڑی دیر تو وہ سنبھل سنبھل کر چلتے رہے پھر ان کے جسم لڑکھڑانے لگے اور وہ اسطرح چلنے لگے جیسے نشے میں وحشت کوئی انسان چل رہا ہو جب وہ پھولوں کے قطعات کے قریب پہنچے تو ان کے جسم جیسے نشے کی شدت سے نڈھال ہوگئے اور وہ دونوں بے اختیار دھڑام سے وہیں پھولوں کے قریب ہی گرگئے ان کی آنکھیں بند ہونے لگیں وہ جتنا اپنے ذہن کو سنبھالتے کی کوشش کرتے اتنا ہی ذہن اور زیادہ بوجھل ہوتا چلا جاتا۔ پھر اچانک ملوسک لڑکھڑایا اور دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔ چلوسک کا بھی یہی حشر ہوا چند لمحے بعد وہ بھی ڈگمگایا اور ملوسک کے قریب ہی گر پڑا۔

وہ دونوں گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ کہ
اچانک ہلکی ہلکی ہوا چلنے لگی اور پھولوں میں سرسراہٹ
سی دوڑ گئی اور پھر چند لمحوں بعد ایک اونچے
ٹیلے سے چار انتہائی خوبصورت عورتیں جن کے جسموں
پر پھولوں سے بنا ہوا لباس تھا ایک دوسرے کے
ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے نمودار ہوئیں ان کے جسم
سنہرے تھے سر پر خوبصورت سنہری بال
تھے نقوش بھی بے حد خوبصورت تھے ایسا محسوس ہوتا
تھا جیسے وہ جنت کی حوریں تھیں وہ ہنستی کھیلتی
اٹکھیلیاں کرتی ہوئی ادھر آ رہی تھیں جدھر وہ دونوں

گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔
"ارے وہ دیکھو کیا چیز ہے" اچانک ان میں
سے ایک چونک پڑی وہ چلوسک ملوسک کے جہاز
کی طرف اشارہ کر رہی تھی اور پھر سب کی نظریں
اس جہاز پر جم گئیں وہ حیرت کی شدت سے
بت سی بن گئیں۔
"آؤ دیکھیں یہ کیا چیز ہے"۔ ان میں سے ایک
نے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتی ہوئیں جہاز کی
طرف بڑھنے لگیں۔ جب وہ پھولوں کے قطعات کے
قریب پہنچیں اور انہوں نے چلوسک ملوسک کو وہاں
پڑے ہوئے دیکھا۔ تو وہ چیخیں مار کر واپس دوڑنے
لگیں ان کے چہروں سے شدید خوف ٹپک رہا تھا
جیسے انہوں نے کوئی انتہائی خوفناک چیز دیکھ لی
ہو اور وہ بھاگتی ہوئیں اس ٹیلے کے پیچھے غائب
ہو گئیں۔
تقریباً آدھے گھنٹے بعد سینکڑوں کی تعداد میں
عورتیں اس ٹیلے پر دوبارہ نمودار ہوئیں اب انکے
درمیان ایک انتہائی خوبصورت عورت چل رہی تھی
جس نے سر پر پھولوں کا تاج پہنا ہوا تھا۔

ان سب کا لباس بھی پھولوں سے بنا ہوا تھا وہ سب بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہی تھیں جہاز کو دیکھ کر ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر جب وہ چلوسک ملوسک کے قریب پہنچیں تو ٹھٹھک کر رک گیئں۔

"یہ کیا چیزیں ہیں لگتے تو ہماری طرح ہیں مگر ان کا رنگ سانولا اور سر کے بال سیاہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی ہم سے علیحدہ بھی لگتے ہیں

انہوں نے لباس کیسا پہن رکھا ہے مگر یہ اس طرح کیوں پڑے ہیں" تاج والی عورت نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معلوم نہیں ملکہ ہم تو انہیں دیکھ کر ڈر کر بھاگ گئی تھیں" ان چار عورتوں نے کہا جو پہلے یہاں آئی تھیں ملکہ آہستہ آہستہ انکی طرف بڑھتی گئی اور پھر اس نے ڈرتے ڈرتے چلوسک کو ہاتھ لگایا۔

چلوسک چونکہ گہری نیند سویا ہوا تھا اس لئے اس نے حرکت تک نہ کی۔ چنانچہ ملکہ کا خوف

ذرا دور ہوا۔ اور اس نے اسے اور زیادہ زور سے ہلایا۔ اسکی دیکھا دیکھی دوسری عورتوں نے بھی انہیں ہلانا شروع کر دیا۔ پھر کچھ ان کے جھنجھوڑنے اور کچھ خوشبو کا انکی ناک میں رچ جانے کی وجہ سے وہ دونوں ہوش میں آ گئے ہوش میں آتے ہی وہ دونوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور پھر حیرت سے اپنے گرد اکٹھی اتنی خوبصورت عورتوں کو دیکھنے لگے۔

"کک کیا تم حوریں ہو۔ اور ہم جنت میں ہیں" ملوسک نے بے اختیار پوچھا۔

"حوریں جنت تم کیا کہہ رہے ہو" ملکہ نے حیرت سے جواب دیا۔ اس کی آواز سے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے دور کہیں مندر میں گھنٹیاں سی بج رہی ہوں ان کی زبان بھی عجیب و غریب تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئل کوک رہی ہو چلوسک نے فوراً اپنے کانوں میں پہنے ہوئے ٹاپس پر انگلی پھیری ملوسک نے بھی ایسا ہی کیا۔

"یہ کونسی دنیا ہے اور تم کون ہو" اسبار چلوسک نے پوچھا اور وہ یہ دیکھ کر خوش ہو گیا ٹاپس

کی مدد سے ان کے خیالات ان تک پہنچ گئے تھے۔

"یہ ستارہ سبزم ہے اور میں یہاں کی ملکہ ہوں تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟" ملکہ نے جواب دیا۔

"ہم کرۂ ارض کے انسان ہیں اور اس جہاز میں اڑ کر یہاں پہنچے ہیں میرا نام چلوسک اور یہ میرا چھوٹا بھائی ہے اس کا نام ملوسک ہے" چلوسک نے اس سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے ستارے میں سب تم جیسے ہوتے ہیں" ملکہ نے پوچھا۔

"نہیں ہمارے سیارے میں ہم جیسے مرد بھی ہوتے ہیں اور تم جیسی عورتیں بھی مگر وہاں کی عورتیں اتنی خوبصورت نہیں ہوتیں جتنی آپ" چلوسک نے جواب دیا۔

"عورتیں کیا مطلب" ملکہ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"بس جیسی تم ہو۔ ہم انہیں عورتیں کہتے ہیں اور جیسے ہم ہیں۔ ہم مرد کہلاتے ہیں" چلوسک

نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا وہاں سب اکٹھے رہتے ہیں" ملکہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہم سب اکٹھے رہتے ہیں عورتوں اور مردوں کی آپس میں شادیاں ہوتی ہیں پھر عورتیں بچے پیدا کرتی ہیں اس طرح ہمارے سیارے میں آبادی بڑھتی رہتی ہے" چلوسک نے اسے تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر ہمارے ہاں تو مرد نہیں ہوتے ہم تو صرف پھلاریاں ہی یہاں رہتی ہیں"

"پھلاریاں" ملوسک نے حیرت سے لفظ دہرایا۔

"ہاں ہمارا نام پھلاری ہے اور میں ملکہ پھلاری ہوں" ملکہ نے جواب دیا۔

"مگر تمہاری آبادی کیسے بڑھتی ہوگی" ملوسک نے سوال کیا۔

"ہم میں سے ہر پھلاری اس وقت پھولوں کے سمندر میں اتر جاتی ہے۔ سبز رنگ کے پھول اگتے ہیں پھر جب پھولوں کے رنگ بدلتے ہیں تو پھولوں کے سمندر سے نئی پھلاریاں نکل آتی

ہیں" ملکہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور وہ دونوں قدرت کے اس راز پر حیران رہ گئے۔

"تم پھلاری نہیں پھول پری ہو پھول پری" ملوسک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"پھول پری" سب نے زیر لب دوہرایا۔

ہم تمہیں پھول پری کہکر پکاریں گے۔ "کیا تم ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر نہیں لے جاؤگی" چلوسک نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"گھر" ملکہ پھول پری نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں گھر جہاں تم رہتی ہوگی چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہم تو پھولوں میں رہتی ہیں آؤ تمہیں بھی لے چلیں" ملکہ نے کہا اور پھر وہ سب انہیں دائرے میں لے کر اس ٹیلے کی طرف بڑھنے لگیں جدھر سے وہ آئی تھیں۔

چلوسک ملوسک دونوں یہاں کی خوبصورتی دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے استنے خوبصورت مناظر اتنی خوبصورت عورتیں انہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھی تھیں جنت کے متعلق انکا جو تصور تھا یہ ستارہ ہوبہو اس تصور پر پورا اترتا تھا وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہے تھے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی جنت میں پہنچ گئے ہیں دونوں ملکہ پھول پری اور دوسری عورتوں کے ساتھ چلتے ہوئے جب ٹیلے پر پہنچے تو یہ دیکھکر حیران ہو گئے کہ دوسری طرف جدھر بھی نگاہ پڑتی تھی

بڑے بڑے پھول موجود تھے اتنے بڑے بڑے
اور انتہائی خوبصورت کہ ان پر مکانوں کا گمان ہوتا
تھا اتنے بڑے اور اتنے خوبصورت پھول انہوں نے
زندگی میں کبھی نہیں دیکھے تھے۔

"ہم ان پھولوں میں رہتی ہیں وہ سامنے جو
سرخ رنگ کا بڑا سا پھول ہے اس میں میں رہتی
ہوں۔ باقیوں میں پھلاریاں رہتی ہیں" ملکہ پھول پری
نے اسے سمجھاتے ہوتے کہا۔

پھر ان دونوں نے دیکھا کہ پھولوں میں سے
بے شمار اور خوبصورت پھول پریاں باہر جھانک رہی تھیں
انہوں نے جب چلوسک ملوسک کو دیکھا تو حیران
ہوکر پھولوں سے باہر نکل آئیں اب وہاں ہر
طرف پھول پریاں ہی پھول پریاں تھیں۔

"ملوسک اس خوبصورت جنت میں کس کا دل نہ
رہنے کو چاہے گا" چلوسک نے ملوسک سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"مگر ہم یہاں رہ کر کیا کریں گے۔ سارا دن
پھولوں میں سوتے ہیں اور بس" ملوسک نے بُرا سا
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ابھی سے دل بھر گیا" چلوسک نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"چلوسک میں تو بس سیر کرنا چاہتا ہوں ایک
سیارے سے دوسرے سیارے اور دوسرے سیارے
سے تیسرے، کیا معلوم کوئی ایسا سیارہ بھی ہو جو
اس سے زیادہ خوبصورت ہو" ملوسک نے کہا اور
چلوسک نے سر ہلادیا۔

"تم کیا باتیں کر رہے ہو" ملکہ پھول پری
نے اپنے سرخ کے پھول پر چڑھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں تمہارے سیارے کی خوبصورتی کی باتیں
کر رہے تھے" چلوسک نے اسے بتاتے ہوئے
کہا اور پھر وہ دونوں بھی پھول پر چڑھ گئے
ان پھولوں کی پتیاں واقعی بے حد مضبوط تھیں وہ
دونوں ایسے گھوم رہے تھے جیسے کسی مکان
میں گھوم رہے ہوں جسکا فرش اور دیواریں انتہائی
ملائم۔ انتہائی خوبصورت اور چمکدار، چلوسک ملوسک
دونوں کو یہ پھول مکان بے حد پسند آیا قدرت
نے ان پھولوں کے اندر بھی تین حصے کر رکھے
تھے ہر حصہ الگ رنگ کا تھا ایسا محسوس ہوتا

تھا جیسے تین کمرے ہوں۔
"کیا تمہاری جنت میں کبھی کوئی شیطان نہیں آیا"
چلوسک نے ایک کمرے میں بتی سے ٹیک لگا کر
بیٹھتے ہوئے کہا۔ ملکہ پھول پری بھی سامنے بیٹھ
گئی تھی۔
"شیطان وہ کیا ہوتا ہے" ملکہ نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔
"ایسی چیز جو تمہیں نقصان پہنچائے، جو تمہیں
تکلیف دے" ملوسک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
اور ملکہ پھول پری کے چہرے پر اچانک خوف
اور تکلیف کے آثار نمایاں ہوگئے۔
"اوہ تم نے یاد دلایا دیا۔ باسومے ہمیں پکڑ
کر لے جاتے ہیں"
"باسومے وہ کیا ہوتے ہیں" دونوں نے حیران
ہوکر پوچھا۔
"باسومے تمہاری طرح ہوتے ہیں" مگر ان کے
چار ہاتھ اور چار ٹانگیں ہوتی ہیں۔ ناک کافی
لمبی ہوتی ہے ان کے ہاتھوں میں انگلیاں نہیں
ہوتیں۔ وہ بےحد خوفناک ہوتے ہیں وہ کسی دن۔

اچانک آ جاتے ہیں اور پھر ہمیں پکڑ کر لے
جاتے ہیں جو پھلاری ان کے ساتھ جاتی ہے
وہ پھر کبھی واپس نہیں آتی" ملکہ پھول پری نے
انہیں تفصیل سے بتلایا۔
"مگر پھلاریاں ان کے ساتھ کیوں جاتی ہیں اگر
ان کو پسند نہیں کرتیں" چلوسک نے پوچھا۔
"وہ زبردستی پکڑ کر لے جاتے ہیں ملکہ پھول پری
نے انہیں بتلایا۔
"وہ کب آتے ہیں" ملوسک نے پوچھا۔
معلوم نہیں بس آ جاتے ہیں" ملکہ نے انہیں
بتلایا۔
"ان کی تعداد کتنی ہوتی ہے" چلوسک نے سوال کیا۔
وہ بہت ہوتے ہیں اور ایک ایک باسومہ ایک
ایک پھلاری کو پکڑ کر لے جاتا ہے" ملکہ نے
انہیں بتلایا۔
"کیا وہ کسی اور سیارے سے آتے ہیں۔ یا
تمہارے ہی ستارے میں کہیں رہتے ہیں" چلوسک نے
کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کہاں سے آتے ہیں

وہ اڑتے ہوئے آتے ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے
پر ہوتے ہیں ان میں بہت طاقت ہوتی ہے وہ
جس پھلاری کو پکڑ لیں پھر نہیں چھوڑتے" ملکہ
پھول پری نے تبلایا۔

"تمہیں ان کے آنے کے متعلق کیسے پتہ چلتا
ہے" ملوسک نے پوچھا۔

"جب اچانک پھلاریوں میں شور مچ جاتا ہے۔ تب
پتہ چلتا ہے" ملکہ نے تبلایا

میرے خیال میں وہ اسی ستارے کے کسی حصے
میں رہتے ہوں گے ورنہ پروں سے اڑ کر کسی
اور سیارے سے آنا ناممکن ہے۔ چلوسک نے ملوسک
سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے بہرحال اگر
وہ آئے تو پھر انہیں دیکھ لیں گے" ملوسک نے
جواب دیا۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ بہت سی
پھلاریاں اندر آئیں ان کے ہاتھوں میں زرد رنگ
کے چھوٹے چھوٹے پھولوں کے ڈھیر موجود تھے انہوں
نے یہ پھول ملکہ کے سامنے رکھ دیئے اور پھر

جھکاکر واپس چلی گئیں۔

"یہ کیا ہے" چلوسک نے حیران ہوکر پوچھا۔

"یہ ہماری خوراک ہے ہم یہی کھاتے ہیں" ملکہ نے
دو تین پھول اٹھا کر اکٹھے منہ میں ڈالتے ہوئے
کہا۔

"بہت خوب پھولوں میں رہتی ہو۔ پھول کھاتی ہو
تبھی اتنی خوبصورت ہو" چلوسک نے ہنستے ہوئے کہا

"چلوسک تم اس سے باتیں کرو میں ذرا گھوم
پھر آؤں" ملوسک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور چلوسک
نے سر ہلادیا۔ اور ملوسک ملکہ پھول پری کے
مکان سے باہر نکل گیا۔

چلوسک ملکہ سے مزید حال پوچھنے لگا وہ کرید
کرید کر ایک ایک بات پوچھ رہا تھا۔ ابھی وہ
باتیں ہی کررہے تھے کہ اچانک سائیں سائیں کی
آوازیں آنے لگیں۔ اور پھر اچانک پھلاریوں کی چیخوں
کی آوازوں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔

"باسومے آگئے" ملکہ پھول پری اچھل پڑی اس
کے چہرے پر خوف اور دہشت کے آثار چھاگئے
وہ تیزی سے اٹھ کر ساتھ والے کمرے میں

دوڑ گئی۔

ابھی چلوسک حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک باسوما مکان کے اندر داخل ہوا وہ واقعی خوفناک تھا وہ چار ٹانگوں پر چل رہا تھا اسکی سونڈنما ناک اِدھر اُدھر ہل رہی تھی چلوسک اسے دیکھ کر حیرت سے اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ باسوما بھی اسے دیکھ کر حیرت سے وہیں رک گیا اسکی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم کون ہو" چلوسک نے چیخ کر پوچھا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹاپس کی مدد سے اس کے خیالات باسومے تک پہنچ جائیں گے۔ مگر باسومے نے کوئی جواب دینے کی بجائے اچانک چھلانگ ماری اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے میں داخل ہوگیا۔ جس میں ملکہ پھول پری تھی۔

"ٹھہرو ٹھہرو" چلوسک نے پستول نکالا اور اس کے پیچھے دوڑ پڑا اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں داخل ہوتا ملکہ پھول پری کی چیخ سنائی دی اور پھر جب چلوسک کمرے میں داخل ہوا تو اس نے

باسوے کو ملکہ کو پکڑے دوسرے کمرے میں غائب ہوتے
دیکھا وہ اس کے پیچھے اُدھر بھاگا مگر وہ کمرہ
بھی خالی تھا اور پھر چلوسک نے تمام پھول چھان
مارا۔ مگر نہ ہی وہ باسوا نظر آیا اور نہ
ملکہ پھول پری۔ وہ پھول سے باہر نکلا تو اس
نے دور آسمان پر بے شمار باسوموں کو پھلاریوں کو
پکڑے اڑتے دیکھا۔ پھلاریاں ان کے ہاتھوں میں
تڑپ رہی تھیں مگر ان کی گرفت اتنی مضبوط تھی
کہ وہ ان کے ہاتھوں سے آزاد نہیں ہو سکتی
تھیں۔ باسوموں کے اڑنے کی رفتار بے حد تیز تھی
دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے غائب ہوگئے۔

ان کے جانے کے بعد بے شمار پھلاریاں پھولوں
سے باہر نکل آئیں ان کے چہروں پر تکلیف اور
خوف کے آثار نمایاں تھے پھر ایک طرف سے
ملوسک بھی آگیا۔

"چلوسک بڑے خوفناک انسان ہیں یہ" ملوسک نے
چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

ہاں واقعی بے حد خوفناک ہیں یہ ملکہ کو بھی
پکڑ کر لے گئے ہیں اور میرے سامنے ہی کچھ

بھی نہیں کرسکا۔

"میں ملکہ کو ضرور ان کے پنجے سے چھڑا
کر لاؤں گا۔" چلوسک نے بڑے پُر عزم
لہجے میں کہا۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ تمام پھلاریاں
ان کے گرد اکٹھی ہوگئیں۔

"تمہاری ملکہ کو باسوے پکڑ کر لے گئے ہیں"
چلوسک نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں ہمیں معلوم ہے اب ہمیں نئی ملکہ بنانی
پڑے گی" ان میں سے ایک نے جواب دیا۔

نہیں تم نئی ملکہ نہ بناؤ میں تمہاری ملکہ کو
باسوموں سے چھڑا کر لے آؤں گا" چلوسک
نے کہا۔

اور وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کا
منہ دیکھنے لگیں جیسے چلوسک نے کوئی انہونی بات
کردی ہو۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے باسوے جسے پکڑ کر
لے جائیں وہ پھلاریاں کبھی واپس نہیں آئیں پھر
ملکہ کیسے واپس آسکتی ہے ہمیں نئی ملکہ بنانی

پڑے گی" ان میں سے ایک نے پرزور لہجے
میں جواب دیا۔
"تم نئی ملکہ کس طرح بناؤ گی اور ملکہ کیا کام
کرتی ہے" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
بس کسی ایک کو ملکہ بنا دیں گے۔ اور ملکہ
ملکہ ہوتی ہے وہ کام تھوڑا کرتی ہے۔ سرخ
پھول میں رہتی ہے اور بس" اسی عورت نے
جواب دیا۔
"ٹھیک ہے تم بناؤ ہم تمہاری ملکہ کو چھڑا
چلتے ہیں" چلوسک نے کہا اور پھر وہ ملوسکا
کا بازو پکڑ کر اس ٹیلے کی طرف چل دیا
جدھر ان کا جہاز تھا۔

لکڑی کے بنے ہوئے مخروطی مکانوں پر مشتمل
یہ ایک کافی بڑی بستی تھی بستی کے اردگرد دور
دور تک گھنے جنگل پھیلے ہوئے تھے۔ بستی میں
کم سے کم ایک ہزار سے زائد مکانات تھے۔
مکانات ایسے ترتیب سے بنائے گئے تھے کہ درمیان
میں بڑی بڑی گلیاں اور سڑکیں موجود تھیں ان
سڑکوں پر بھی گھاس اُگا ہوا تھا مکانوں کی چھتوں
اور دیواروں پر بھی سبزہ اور پھول موجود تھے۔
شاید یہ مکانات جس لکڑی سے بنائے گئے تھے
وہ لکڑی ہر حالت میں پھوٹتی تھی اسلئے مکانات

کی دیواروں پر پھول اور سبزہ نظر آ رہا تھا۔
سڑکوں اور گلیوں میں بھی خوبصورت گھاس اُگا ہوا
تھا ان گلیوں اور سڑکوں پر باسومے چلتے پھرتے
نظر آ رہے تھے ان میں چھوٹے بچے بھی تھے بڑے
بھی اور باسوما عورتیں بھی۔

ایک طرف بہت سے باسومے ہاتھوں میں لکڑی
کی تلواریں نما ہتھیار اٹھائے جنگل کے درختوں کو
کاٹنے میں مصروف تھے اور ان کے قریب ہی
ایک طویل القامت باسوما سر پر لکڑی کا تاج پہنے
کھڑا تھا وہ سب باسوموں کو ہدایت دے رہا
تھا اور تمام باسومے اس کے احکامات کی بڑی
پھرتی اور فرمانبرداری سے تعمیل کر رہے تھے۔

ابھی یہ سب کاموں میں مصروف تھے۔ کہ
آسمان پر سائیں سائیں کی آواز سنائی دی اور
پھر سب باسومے آسمان کی طرف دیکھ کر خوشی
سے ناچنے کودنے لگے۔ آسمان پر دو ڈھائی سو
باسومے اڑتے نظر آ رہے تھے ان کے ہاتھوں
میں پھلاریاں جکڑی ہوئی تھیں پھر اڑنے والے
سب باسومے عین اسی جگہ اترنے لگے جہاں تاج

پہنے ہوئے باسوما کھڑا ہوا تھا سب باسوموں نے
نیچے اتر کر پھلاریوں کو سردار کے سامنے پیش
کر دیا۔

"چھوڑ دو انہیں اب انہوں نے میری سرداری
قبول کر لی ہے" سردار نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں
کہا اور سب باسوموں نے پھلاریوں کو چھوڑ دیا
اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

"پھلاریو تم باسومو سردار کی سرداری قبول کرتی
ہو" باسوما سردار نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں ان
سے مخاطب ہو کر کہا

"ہمارے سر جھک گئے ہیں اس لئے اب ہم
تمہاری سرداری قبول کرتے ہیں" ملکہ پھلاری نے مایوس
لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ تم اچھی پھلاری ہو۔ ہم تمہیں اپنے پاس
رکھیں گے باقی پھلاریاں تم آپس میں بانٹ لو اب
یہ تمہارا کام ہے کہ ان سے وہ کام لو جس
کے لئے ہم نے انہیں اپنے پاس بلایا ہے" سردار
نے انہیں کہا اور پھر باسوموں نے ایک ایک
پھلاری کا ہاتھ پکڑا اور بستی کی طرف چلدیئے

البتہ ملکہ پھلاری وہیں سردار کے پاس ہی کھڑی رہی۔ اور جو باسوما ملکہ پھلاری کو پکڑ کر لے آیا تھا وہ بھی وہیں کھڑا رہا۔ اس نے کوئی پھلاری نہیں لی تھی۔

"کیا بات ہے گومو تم یہاں کیوں کھڑے ہو اور تم نے کسی پھلاری کا ہاتھ کیوں نہیں تھاما" سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سردار اس ملکہ پھلاری کو میں اپنے لئے لے آیا تھا اور دوسری بات یہ کہ جب میں اس پھلاری کو پکڑنے کے لئے اس کے پھول میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک عجیب وغریب چیز دیکھی تھی۔" گومو نے جواب دیا۔

"وہ کیا چیز تھی گومو؟" سردار نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ ہم جیسا باسوما تھا سردار۔ مگر اس کے دو ہاتھ اور دو ٹانگیں تھیں۔ اور اس کی ناک بھی بے حد چھوٹی تھی اس نے عجیب وغریب لباس پہنا ہوا تھا وہ میرے پیچھے بھاگا تھا" "سردار" گومو نے سردار کو تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا چیز تھی ملکہ پھلاری ہمیں بتلاؤ" سردار نے اس بار ملکہ پھلاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کسی اور دنیا جسے وہ ارض کہہ رہا تھا کا انسان تھا اس نے اپنا نام چلوسک اور اپنے ساتھی کا نام ملوسک تبلایا تھا وہ ہمیں پھولوں کے تختے کے پاس پڑے ہوئے ملے اور ایک عجیب وغریب چیز جسے وہ جہاز کہتے ہیں وہاں کھڑا تھا ہم انہیں اپنے پھولوں میں لے آئے ابھی ہم باتیں ہی کر رہے تھے کہ باسومے پہنچ گئے" ملکہ پھلاری نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ یہ تو واقعی عجیب وغریب بات ہے گومو اب تم کیا چاہتے ہو" سردار گومو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سردار میں ملکہ پھلاری کو اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوں" گومو نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے اسے اپنے

لیئے حاصل کرلیا" ہے"۔ سردار نے غصیلے لہجے
میں گومو سے مخاطب ہوکر کہا۔
"معلوم ہے سردار میں اسے اپنے لئے لے
آیا تھا اس لئے اس پر میرا پہلا حق ہے"
گومو نے بھی جرأت مندانہ لہجے میں جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے تم ایک پھلاری کے لئے
مجھ سے مقابلہ کروگے"۔ سردار نے قدرے تعجب
آمیز لہجے میں کہا۔
"اگر تم بغیر مقابلہ کئے اسے مجھے دے دو
تو زیادہ اچھا ہے ورنہ مجبوری ہے میں مقابلہ
کرونگا"۔ گومو نے جواب دیا۔
دیکھو گومو میں باسوموں کا سردار ہوں۔ مجھ
سے مقابلہ کرنے والا باسوما آخرکار درخت بن
جاتا ہے اب بھی وقت ہے تم میرے غصے
کو آواز نہ دو۔ اور جاؤ اور جاکر اپنے لئے
کوئی پھلاری لے آؤ" سردار نے اسے سمجھاتے
ہوتے کہا۔
مگر کیا یہ بہتر نہیں ہے سردار کہ تم ملکہ
پھلاری مجھے دیدو اور میں تمہارے لئے ایک اور

پھلاری لے آتا ہوں"۔ گومو نے کچھ پس وپیش
کرتے ہوئے کہا۔
"نہیں ملکہ پھلاری میں نے اپنے لئے چنی ہے
اب یہ تمہیں نہیں مل سکتی"۔ سردار نے اس بار
غصیلے لہجے میں کہا۔
"تو پھر میں تم سے مقابلہ کیلئے تیار ہوں
گومو تم سے کم نہیں ہے" گومو نے سینہ تانتے
ہوئے کہا۔
"یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے میں تم سے
مقابلہ کے لئے تیار ہوں جاؤ جاکر گومن کے
پھول لے آؤ اور جب نئے پھول بن جائیں
تب مجھ سے مقابلہ کرو"۔ سردار نے زہریلے
لہجے میں کہا اور گومو اسی طرح سینہ تانے
واپس مڑا۔ اور پھر اڑتا ہوا بستی کی طرف بڑھنے
لگا۔

"چلوسک لوسک جہاز میں بیٹھے اور انہوں نے جہاز اڑا دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ باسوسے کس سمت گئے ہیں تم تو پھولوں سے باہر تھے" چلوسک نے لوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں میں نے انہیں آتے اور جاتے دیکھا ہے میں اسوقت ایک پھول کی آڑ میں ہوگیا تھا۔ وہ سامنے کی سمت سے آئے تھے اور چونکہ ان کی پرواز نیچی تھی اس لئے معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہاں سے کہیں قریب ہی رہتے ہیں" لوسک

نے اسے بتلایا۔

"ہاں معلوم تو ایسے ہوتا ہے کیونکہ وہ بے حد بھاری بھرکم ہیں اس لئے وہ زیادہ دور تک نہیں اڑ سکتے" چلوسک نے جہاز کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

وہ اسوقت خاصی بلندی پر تھے۔ اس لئے نیچے انہیں صرف دھبے ہی نظر آرہے تھے۔

"پرواز نیچی کرو تب ہی ہمیں کچھ نظر آئے گا" لوسک نے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ لطف یہ کہ ہم اتنی بلندی سے بھی نہ صرف بخوبی نیچے دیکھ سکتے ہیں بلکہ اگر نیچے کوئی ایک پرندہ بھی چہچہاتا ہے تو وہ بھی ہم سن سکتے ہیں" چلوسک نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا ڈیڈی نے ایسا بھی سسٹم رکھا ہے" لوسک نے حیران ہوکر پوچھا۔

"ہاں تو اور کیا میری اپنی ایجاد ہے بھائی میرے یہ سب کچھ مجھے ڈیڈی کی نوٹ بک سے معلوم ہوا تھا۔ میں نے تمہیں بتلایا۔ تو تھا کہ اس

میں سینکڑوں ایسی چیزیں ہیں جو انتہائی حیران کن ہیں. جو ڈیڈی نے ایجاد کی ہیں" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا.

"یہ ڈیڈی کا ذہن ہی تو ہے کہ ہم جہاز میں سوار کائنات میں یوں گھوم پھر رہے ہیں جیسے کوئی اپنی دنیا کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرتا ہو. نہ بھوک کی کوئی پرواہ ہے نہ آب وہوا اور موسم کا کوئی اثر، نہ ہمارے لئے زبان کوئی مسئلہ ہے" ملوسک نے تحسین آمیز لہجے میں کہا. مگر چلوسک نے کوئی جواب نہ دیا وہ ایک چھوٹی سی سکرین کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا جس میں روشنی کی لہریں سی کود رہی تھیں. چلوسک کو اس سکرین کی طرف متوجہ دیکھکر ملوسک بھی اسے غور سے دیکھنے لگا اس سکرین پر صرف روشنی کی آڑی ترچھی لہریں سی کود رہی تھیں پھر آہستہ آہستہ اس پر ایک منظر واضح ہوتا چلا گیا. یہ ایک بہت بڑا اور وسیع عریض جنگل تھا جو تیزی سے سکرین پر سے گذرتا چلا جارہا. تھا تمام جنگل ایک ہی قسم

کے درختوں سے بنا ہوا تھا اور جنگل خاصا گھنا تھا اس میں کوئی پرندہ یا درندہ نظر نہیں آرہا تھا.

"عجیب و غریب جنگل ہے یہ، ہمارا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے گذر رہا ہے مگر پھر بھی یہ جنگل ختم ہونے میں نہیں آرہا" چلوسک نے کہا.

"میرے خیال میں اس ستارے کا آدھے سے زیادہ حصہ اسی جنگل سے پُر ہے" ملوسک نے جواب دیا.

مگر اس سے پہلے کہ چلوسک کوئی جواب دیتا اچانک جنگل ختم ہوگیا اور دوسرے لمحے چلوسک نے چونک کر جہاز کے دو تین بٹن دبا دیئے بٹن دبتے ہی جہاز کو ایک جھٹکا سا لگا اور جہاز کی رفتار یکدم ختم ہوگئی اور جہاز عین اسی جگہ پر جم سا گیا جہاں جنگل ختم ہو رہا تھا. کیونکہ سکرین پر وہ عجیب وغریب باسومے لکڑی کی تلواروں سے جنگل کاٹتے نظر آرہے تھے.

چلوسک نے ایک اور بٹن دبایا تو یہ منظر سکرین پر واضح ہوگیا انہوں نے دیکھا کہ کچھ

باسومے جنگل کاٹنے میں مصروف ہیں جبکہ ایک طرف بہت سے باسومے اکٹھے ہیں ان کے درمیان میں ایک باسوما سر پر لکڑی کا تاج پہنے کھڑا ہے۔ ان باسوموں نے ہاتھوں میں ان پھلاریوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں جنہیں وہ پکڑ کر لے آئے ہیں۔ ملکہ پھلاری اس سردار کے قریب کھڑی ہے۔

"اچھا تو یہ ہے باسوموں کی جگہ۔" ملوسک نے کہا۔

"ہاں" چلوسک نے جواب دیا۔ اور اس نے ایک ڈائل گھما کر سکرین کو اور واضح کر دیا اور پھر انہیں قریب ہی مخروطی طرز کے بنے ہوئے مکانوں کی ایک بستی بھی نظر آگئی۔

"یہ ہے باسوموں کی بستی یہ تو خاصے مہذب لوگ نظر آتے ہیں جو باقاعدہ مکان بنا کر رہتے ہیں" ملوسک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

پھر سکرین پر باسومے پھلاریوں کے ہاتھ پکڑے بستی کی طرف جاتے نظر آئے۔ البتہ سردار ملکہ پھلاری اور ایک اور باسوما وہیں کھڑے رہے۔

چلوسک نے زرد رنگ کے ایک بٹن کو مخصوص انداز میں تین بار دبایا تو ان کی آوازیں جہاز میں گونجنے لگیں۔

"کیا ہمارا جہاز انہیں نظر آرہا ہوگا۔" ملوسک نے اچانک پوچھا

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم بہت بلندی پر ہیں" چلوسک نے جواب دیا اور پھر وہ بغور ان کی آوازوں کو سننے لگے۔ کانوں میں موجود آلوں کی مدد سے وہ ان کے خیالات سمجھنے لگ گئے تھے۔ سردار کے قریب کھڑے باسوما ان کے متعلق سردار کو بتلا رہا تھا۔ اور پھر ملکہ پھلاری کی ملکیت کے سلسلے میں ان کے درمیان جھگڑا ہونے لگا۔ وہ ایک دوسرے کو مقابلے کیلئے للکار رہے تھے پھر ان کے درمیان مقابلہ طے ہو گیا۔ اور وہ دوسرا باسوما جس کا نام گومو تھا اڑ کر بستی کی طرف جانے لگا۔

چلوسک نے ڈائل پر ہاتھ رکھا اور پھر وہ منظر کو اسی طرح گھماتا چلا گیا جدھر جدھر گومو باسوما جا رہا تھا گومو بستی کے اوپر

سے گذرتا چلا گیا اور پھر وہ بستی کی دوسری
طرف موجود ایک اور قسم کے جنگل کے اوپر
اڑنے لگا۔

"یہ شاید گوبن کے پھول لینے جا رہا ہے"
ملوسک نے کہا۔

"ہاں معلوم تو ایسے ہی ہوتا ہے" چلوسک نے
جواب دیا۔

تو کیوں نہ ہم اس گومو کو پکڑ کر رام
کریں اور اس سے تمام معلومات حاصل کریں
پھر سردار کے مقابلے میں اس کی مدد کریں
اس طرح ہم بڑی آسانی سے باسوموں کو رام
کرلیں گے" ملوسک نے تجویز پیش کی۔

"تم ٹھیک کہتے ہو" چلوسک نے کہا۔ اور
پھر اس نے تیزی سے جہاز کی مشینری چلا
دی۔ اب جہاز تیز رفتاری سے نیچے اترنا شروع
ہو گیا تھا سکرین پر ابھی تک گومو اڑتا ہوا
نظر آ رہا تھا چلوسک ملوسک کے جہاز نے غوطہ
کھایا اور پھر عین اسی جگہ لپکا جہاں گومو
اڑ رہا تھا جہاز کی آواز سن کر گومو نے

سر اٹھا کر اوپر دیکھا اور پھر اپنے اوپر عجیب و
غریب جہاز کو جھپٹتے دیکھ کر وہ چیخ مار کر نیچے
زمین کی طرف غوطہ کھانے لگا چلوسک نے جہاز
کی رفتار کو کنٹرول میں رکھا کہ کہیں تیز رفتاری
کی وجہ سے جہاز زمین سے یا گومو سے نہ ٹکرا
جائے اور عین جس وقت گومو زمین پر اترا اسی
لمحے جہاز بھی اس کے قریب ہی اتر گیا گومو
ایک بڑے پھول کی اوٹ میں چھپ گیا تھا
اس کے چہرے پر خوف و دہشت کے آثار صاف
نظر آ رہے تھے۔

چلوسک نے جہاز کا دروازہ کھولا اور پھر
باہر نکل آیا ملوسک بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا
باہر نکل کر چلوسک نے بلند آواز میں کہا۔

گومو ہمارے سامنے آجاؤ ہم تمہارے دوست
ہیں ہم تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں سردار
بنا دیں گے" مگر گومو بدستور پھول کی اوٹ
میں چھپا رہا۔

"گومو ہمیں معلوم ہے کہ تم پھول کی اوٹ
میں چھپے ہوئے ہو۔ ڈرو مت اور ہمارے سامنے

آجاؤ۔ ہم سے باتیں کرو۔ ہم کرۂ ارض کے انسان
ہیں اور تمہاری دنیا میں آئے ہیں" ملوسک نے
زور سے کہا۔ اور پھر انہوں نے پھول کی
اوٹ میں سے گومو کو باہر نکلتے دیکھا وہ بڑے
سہمے اور ڈرے ہوئے انداز میں چل رہا تھا۔
اس کا پورا جسم خوف کے مارے لرز رہا تھا۔
ڈرو نہیں دوست ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں
گے۔" چلوسک ملوسک نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
اور پھر وہ اس کے قریب جاکر رک گئے چلوسک
نے دوستی کے اظہار کے لئے اس کے کندھے
پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور ملوسک نے اس کے
چار بازوؤں میں سے ایک بازو پکڑ کر باقاعدہ
اس سے مصافحہ کیا۔
گومو ہمیں معلوم ہے کہ تم ملکہ پھلاری کو
حاصل کرنے کے لئے سردار کے ساتھ مقابلہ
کروگے۔ تم فکر نہ کرو۔ ہم مقابلہ میں تمہاری
مدد کریں گے اور تمہیں باسوموں کا سردار بنا
دینگے" چلوسک نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔
مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میں گومو

ہوں اور میں ملکہ پھلاری کو حاصل کرنے کے
لئے سردار سے مقابلہ کروں گا" گومو نے ڈرتے
ڈرتے پوچھا۔
ہمیں سب کچھ معلوم ہے ہم کرۂ ارض کے
انسان تم سے زیادہ ہوشیار ہیں ہمیں یہ بھی
معلوم ہے کہ تم سردار سے مقابلہ کرنے کے لئے
گوبن کے پھول حاصل کرنے جا رہے ہو" چلوسک
نے جواب دیا۔ اور۔ گومو کی حیرت کی انتہا
نہ رہی۔
تمہیں یہ بھی معلوم ہے" گومو کے لہجے سے
اب حیرت کے ساتھ ساتھ خوف ٹپکنے لگا تھا
ہاں تم ہمیں یہ بتلاؤ کہ گوبن کے پھول کہاں
ملتے ہیں ہم تمہارے ساتھ چل کر تمہیں گوبن
کے پھول حاصل کردیں گے۔" ملوسک نے کہا۔
"گوبن کے پھول بڑے گولے میں ملتے ہیں
بڑا گولہ جو باسوموں کو سردار بنا دیتا ہے"
گومو نے جواب دیا۔
"بڑا گولہ اور سردار یہ کیا چیزیں ہیں" اس
بار حیرت زدہ ہونے کی باری چلوسک ملوسک کی

تھی۔

"بڑا گولہ ادھر ہے اس جنگل سے پرے" گومو نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ ہمارے جہاز میں بیٹھ جاؤ ہم بڑے گولے کو ڈھونڈھتے ہیں" چلوسک نے اس کا بازو پکڑ کر اسے جہاز کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ گومو اس کے ساتھ گھسٹتا چلا گیا۔ جیسے وہ فیصلہ نہ کرپا رہا ہو کہ جہاز کی طرف جائے یا نہیں۔ مگر چلوسک ملوسک نے اسے کھینچ کھانچ کر جہاز میں سوار کر دیا۔ جہاز میں پہنچتے ہی وہ یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے وہ حیرت سے پاگل ہونے والا ہو۔ پھر جیسے ہی چلوسک نے جہاز اڑایا گومو اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔

"تم بوگا دیوتا ہو۔ تم بوگا دیوتا ہو" پرندے کے پیٹ میں اڑنے والا بوگا دیوتا۔" گومو ان کے سامنے سجدے میں گرا زور زور سے چیخ رہا تھا۔

ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو" ملوسک نے

بوکھلا کر کہا اور پھر اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور ایک سیٹ پر بٹھا دیا۔

گومو کی آنکھیں ابھی تک پھٹی ہوئی تھیں۔

"گومو ہمیں راستہ بتلاؤ کہ تمہارا گولہ کدھر ہے" چلوسک نے سکرین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس جنگل کے پیچھے بڑا گولہ ہے بڑے گولے میں گوبن کے پھول ہیں" گومو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کی نظریں بھی اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں جن میں جنگل تیزی سے گذرتا ہوا نظر آرہا تھا۔

جنگل واقعی بےحد وسیع تھا کیونکہ تقریباً ایک گھنٹہ ہوگیا تھا جہاز کو جنگل کے اوپر سے گذرتے ہوئے مگر جنگل ختم ہونے میں نہیں آرہا تھا ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس ستارے میں تمام جنگل ہی جنگل ہے۔

پھر تھوڑی دیر بعد چلوسک اور ملوسک دونوں چونک پڑے کیونکہ انہوں نے دور سے آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہوتے دیکھے۔

"یہاں آگ بھی ہے" ملوسک نے حیران ہوتے

ہوئے پوچھا۔

"ہاں نظر تو آرہی ہے بشرطیکہ یہ اس قسم کی آگ ہوئی جس طرح کرۂ ارض پر ہوتی ہے"
چلوسک نے بھی حیرت زدہ ہوتے ہوئے جواب دیا

"بڑا گولہ آگیا، بڑا گولہ آگیا" گومو دوبارہ سجدے میں گر پڑا۔

"اچھا تو یہ ہے تمہارا بڑا گولہ، آگ کے آلاؤ کو بڑا گولہ کہتے ہو" چلوسک نے کہا۔

"ہاں یہی بڑا گولہ ہے اس کے اندر گومن کے پھول ہیں" گومو نے سجدے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر تم اس کے اندر سے پھول کیسے حاصل کرتے کیا یہ آگ جلاتی نہیں ہے" ملوسک نے پوچھا۔

"بڑا گولہ اگر راضی ہو تو سرر نہیں کرتا ورنہ سرر کر دیتا ہے اور اگر ناراض ہو جائے تو تمام بستی اور تمام جنگل کو سرر کر دیتا ہے" گومو نے آگ کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا جو اب نزدیک آتی جارہی تھی۔

"سرر سے میرا خیال جلانا ہی لیا جاتا ہے" ملوسک نے کہا۔

ہاں معلوم تو ایسے ہی ہوتا ہے مگر آگ کے اندر پھول کیسے پیدا ہوتے ہوں گے" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"شاید یہ آگ کے پھول ہوں۔ جیسے ہماری دنیا میں آگ کے اندر کیڑا پیدا ہوتا ہے جسے سمندر کہتے ہیں" ملوسک نے اپنی معلومات کا رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے" چلوسک نے جواب دیا۔ اب آگ بے حد قریب آگئی تھی واقعی بے حد خوفناک آگ تھی اس کے نیلے رنگ کے شعلے آسمان تک بلند ہورہے ہیں اور جہاں تک نظر جاتی تھی آگ ہی آگ تھی اس کے نیلے رنگ کے شعلے آسمان تک بلند ہورہے تھے اور جہاں تک نظر جاتی تھی آگ ہی آگ تھی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے یہ جہنم ہو۔

آگ کے قریب پہنچکر چلوسک نے اپنا جہاز ایک طرف اتار دیا۔ اور پھر وہ جہاز سے باہر

نکل آئے۔

"یہ تو ایک ہی سائے میں اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم اکٹھے کر دیئے ہیں" ملوسک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ ہم اس آگ میں کیسے داخل ہوں گے دیکھو اس میں کتنی تپش ہے کہ یہاں اتنی دور بھی تیز گرمی محسوس ہو رہی ہے" چلوسک نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو واقعی سوچنے کی ہے مگر یہ گومو اس کے اندر کیسے داخل ہوگا" ملوسک نے کہا۔

"خدا معلوم اب یہ تو ناراضگی اور خوشی کی بات کر رہا ہے جو اپنی سمجھ سے باہر ہے۔" چلوسک نے کہا اور پھر وہ گومو سے مخاطب ہوا جو خاموش کھڑا آگ کے اس آلاؤ کو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں عقیدت کے آثار جھلک رہے تھے۔

"گومو اب ہم نے تمہیں بڑے گولے تک پہنچا دیا ہے اب تم اس کے اندر جاؤ

اور گوبن کے پھول لے آؤ" چلوسک نے کہا دراصل وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ گومو اس خوفناک آگ میں داخل ہونے کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کرتا ہے۔

"اچھا" گومو نے کہا اور پھر وہ چند قدم پیچھے ہٹا اور ایک درخت کے قریب جا کر رک گیا اس نے اپنے چاروں ہاتھوں کی انگلیوں سے درخت کے تنے کو کھرچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ اسے کھرچتا رہا۔ پھر اسے چھوڑ کر وہ دوسرے درخت کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اسکے تنے کو کھرچنا شروع کر دیا چلوسک ملوسک دونوں اسے دلچسپی سے دیکھ رہے تھے گومو درخت کو تھوڑی دیر تک کھرچتا پھر مایوس ہو کر دوسرے درخت کی طرف بڑھ جاتا۔

"یہ درختوں کو کیوں کھرچ رہا ہے" ملوسک نے چلوسک سے پوچھا۔

معلوم نہیں وہ شاید ان میں سے کوئی خاص چیز حاصل کرنا چاہتا ہے" چلوسک نے جواب دیا پھر انہیں گومو کی مسرت بھری چیخ سنائی دی۔

اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ جیسے ہی گومو نے ایک درخت کو کھرچا اس میں سے سبز رنگ کا ایک سیال مادہ سا نکلنے لگا۔ گومو نے بڑی پھرتی سے اس سیال مادے کو اپنے ہاتھوں پہ لے کر اپنے جسم پر ملنا شروع کردیا۔

"میرے خیال میں یہ مادہ آگ کی تپش سے انہیں محفوظ رکھتا ہوگا" چلوسک نے کہا۔

"ہاں معلوم تو ایسے ہوتا ہے دیکھتے جاؤ" چلوسک نے جواب دیا۔

سیال مادہ مسلسل درخت کے تنے سے نکلتا چلا آرہا تھا تھوڑی دیر بعد گومو اس سیال مادے کو جسم پر مل کر سبز رنگ کا ہوگیا اس نے کوئی ایسی جگہ نہ چھوڑی تھی جہاں اس نے سبز رنگ کا مادہ نہ ملا ہو۔

"اب میں بڑے گولے میں جارہا ہوں" گومو نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"کیا اب بڑا گولہ تمہیں سرد نہیں کرے گا" ملوسک نے پوچھا۔

"نہیں بڑا گولہ مجھ سے راضی ہوگیا ہے تب ہی اس نے درخت میں سے مجھے پیغام دے دیا ہے" گومو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ ہم تمہارا یہیں انتظار کررہے ہیں" چلوسک نے کہا اور گومو سر ہلاتا ہوا آگ کے اندر غائب ہوگیا۔

"یہ سبز مادہ تو کمال کی چیز ہے جس پر آگ اثر نہیں کرتی" چلوسک نے اس درخت کے قریب جاتے ہوئے کہا۔ سبز رنگ کا سیال مادہ ابھی تک درخت سے رس رہا تھا چلوسک نے اپنی انگلی اس سیاہ مادے میں ڈبوئی اور پھر اسے سونگھا اس میں کوئی بو نہیں تھی۔

"معلوم نہیں کیا چیز ہے" چلوسک نے درخت کے تنے سے انگلی رگڑ کر صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اب ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے" ملوسک نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر کیا خیال ہے یہ سبز سیال مل کر ہم بھی آگ کے اندر چلے جائیں" چلوسک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھے میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ آگ کے اندر کی دنیا دیکھیں جس میں پھول بھی کھلتے ہیں" ملوسک نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے آؤ پھر یہ سیاہ مادہ اپنے پورے جسم پر مل لو۔ دیکھا جائیگا" چلوسک نے کہا اور پھر وہ دونوں سبز رنگ کا مادہ اپنے جسم پر ملنے میں مصروف ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی سبز رنگ کے بھوت بن چکے تھے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پستولوں پر بھی سبز مادہ مل لیا۔ کہ نجانے کب انہیں چلانے کی ضرورت پڑ جائے۔

"کوئی جگہ رہ تو نہیں گئی" چلوسک نے کہا اور ملوسک نے اچھی طرح چلوسک کو چیک کرکے جو جگہ رہتی تھی وہاں بھی وہی مادہ مل دیا۔ اسطرح چلوسک نے ملوسک کو چیک کیا اور پھر اچھی طرح اطمینان کرکے آگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ آگ کے قریب پہنچکر وہ رک گئے واقعی اب انہیں قطعاً آگ کی تپش محسوس نہیں ہورہی تھی اور پھر غڑاپ سے وہ دونوں آگ میں گھس گئے۔

گومو کے جانے کے بعد سردار باسوما نے ملکہ پھلاری کا ہاتھ تھاما اور پھر اسے لے کر بستی کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بہت اچھی ہو ملکہ پھلاری تم میرے لئے بڑا پھوگا بنا دینا۔ اتنا بڑا کہ آج تک کسی باسوما کا نہ بنا ہو" سردار باسوما نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں میں تمہارا پھوگا بنادوں گی مگر وہ گومو" ملکہ پھلاری نے اٹکتے ہوئے کہا۔

اس کی فکر مت کرو۔ اول تو وہ پٹے گومے

سے گومن کے پھول نہیں لاسکے گا اگر جائیگا
تو سرد ہو جائیگا۔ اور اگر لے بھی آیا تو میں
اس کا درخت بنا دونگا" سردار باسوما نے کہا۔
ملکہ پھلاری خاموش رہی اور وہ دونوں چلتے
ہوئے بستی میں داخل ہوگئے۔ بستی میں خوب چہل
پہل تھی بستی کے ہر مکان کے قریب ایک ایک
پھلاری ایک ایک پتھر پر خاموش کھڑی تھی۔
ملکہ پھلاری ان پھلاریوں کو یوں کھڑے حیرت
سے دیکھنے لگی۔

"یہ کیوں کھڑی ہیں" ملکہ نے سردار سے پوچھا
"ہاں تمہیں نہیں معلوم کیونکہ تم پہلی بار آئی
ہو۔ دراصل ہم پھلاریوں کو اس لئے لے آتے
ہیں تاکہ وہ ہمیں پھوگے بنا دیں جب ہمارے
نئے باسومے پیدا ہوتے ہیں تو ہمیں نئے پھوگوں
کی ضرورت پڑتی ہے پرانی پھلاریاں صرف ایکبار
پھوگا بناتی ہیں اس کے بعد ان کے جسموں
کی پیک ختم ہو جاتی ہے چنانچہ ہم نئی پھلاریاں
لے آتے ہیں" سردار باسوما نے اسے تفصیل
سے سمجھاتے ہوتے کہا۔

"مگر یہ یہاں کیوں کھڑی ہیں" ملکہ پھلاری
نے پوچھا۔

"یہ اس لئے کھڑی ہیں تاکہ انکے جسموں
میں پیک زیادہ ہو جاتے اور یہ بڑا اور
مضبوط پھوگا بنا سکیں" سردار باسوما نے جواب
دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مکان جسے وہ پھوگا
کہہ رہا تھا پہنچ گیا لکڑی کے تختوں سے
بنا ہوا یہ مکان پیلے رنگ کے کسی روغن سے
جوڑا گیا تھا۔

"اب تم اس پھوگے کے باہر اس گستان
پر کھڑی ہو جاؤ جب تمہارے جسم سے پیک
نکلنے لگے گی تب مجھے بتلانا" سردار نے
اسے اپنے مکان کے باہر موجود پتھر پہ کھڑا
کرتے ہوئے کہا۔ اور ملکہ پھلاری خاموشی سے
پھوگے کے باہر کھڑی ہوگئی اور سردار باسوما
اندر داخل ہو گیا۔

مکان کے باہر اس بڑے پتھر پر کھڑے
ہوتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے

لگی ہو۔
جسم میں نئی طاقت دوڑنے لگی ہو۔ محسوس ہوا جیسے
اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے
اب وہ کبھی اس پتھر سے نہیں ہٹ سکے گی
کیونکہ اس نے پتھر سے نیچے اترنے کی کوشش
بھی کی مگر بے سود، پتھر سے اسکے پیر اس
طرح چمٹ گئے تھے جیسے مقناطیس سے لوہا
چپک جاتا ہے۔
پھر جیسے جیسے وقت گذرتا گیا اسکے جسم
میں خون کی روانی بڑھتی چلی گئی مگر اس
کے پیر ابھی تک پتھر سے چمٹے ہوئے تھے۔
کافی دیر تک تو وہ کھڑی برداشت کرتی رہی
پھر اس کا دماغ چکرانے لگا اور تھوڑی دیر
بعد اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور دماغ پر
اندھیرا سا چھا گیا۔ اب وہ وہیں کھڑی تھی
مگر بے حس و حرکت۔
تھوڑی دیر بعد سردار لوساما باہر نکلا اس
نے ملکہ مپلاری کو دیکھا اس کے بھیانک چہرے
پر مسکراہٹ سی ابھری اور پھر وہ دوبارہ تیزی سے
مکان میں چلا گیا ابھی اسے مکان میں گئے

ہوئے چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ ایک
باسوما عورت اور ایک باسوما بچہ تیزی سے
قدم اٹھاتے سردار باسوما کے مکان کے سامنے
آکر کھڑے ہو گئے۔
"سردار باسوما باہر آؤ، سردار باسوما باہر آؤ"
ان دونوں نے زور زور سے چیخنا شروع
کر دیا۔ ان کی چیخ وپکار سن کر اور بھی بہت
سے باسومے مرد اور عورتیں وہاں آکر اکٹھے
ہو گئے اور ان کی چیخ وپکار سن کر سردار باسوما
بھی اپنے مکان سے باہر نکل آیا۔
"کیا بات ہے" اس نے انتہائی غصیلے لہجے
میں اس باسوما عورت سے مخاطب ہوکر پوچھا۔
جو چیخ رہی تھی۔
"میرا سردار گومو کہاں ہے وہ چھلاری پکڑ
کر لے آیا تھا مگر نہ وہ چھلاری ہے اور
نہ گومو" اس عورت نے پوچھا۔
"تمہارا سردار گومو اس چھلاری کو لے آیا
تھا یہ میں نے اپنے لئے چن لی ہے" سردار
باسوما نے ملکہ چھلاری کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔
"تو کیا وہ کوئی اور چھلاری پکڑنے گیا
ہے" اس عورت نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا
"نہیں اس نے مجھے مقابلہ کے لئے کہا ہے
چنانچہ اب وہ مقابلہ کرنے کے لئے بڑے
گولے سے گوبن کے پھول لینے گیا ہے" سردار
نے جواب دیا۔
"میرا سردار بڑے گولے میں گیا اور تم چھوگے
میں بیٹھے ہو۔ تم کیسے سردار ہو۔ تم اسوقت
تک چھوگے میں نہیں جا سکتے اور تم اس
ملکہ چھلاری کو اس وقت تک گستان پر نہیں
کھڑا کر سکتے جب تک میرا سردار گومو واپس
نہ آ جائے اور تم سے مقابلہ نہ کر سکے"
باسوما عورت نے چیختے ہوئے کہا۔
"میں سردار ہوں میری مرضی جو میں کروں
تمہارا سردار گومو میرا مقابلہ نہیں کرسکتا" سردار
باسوما نے غصے کے مارے چیختے ہوئے جواب دیا
"گومو کی باسومی ٹھیک کہہ رہی ہے ہمارے
دیوتا یہی کہتے ہیں مقابلے کا اعلان ہونے کے

بعد سردار نہ ہی اپنے جھونگے میں رہ سکتا ہے اور نہ ہی پھلاری کو گستان پر کھڑا کر سکتا ہے" سب باسومیوں نے مل کر کہا۔

"نہیں میں سب کچھ کر سکتا ہوں تم خاموش رہو" سردار نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ مگر اس کی بات سُن کر ساری بستی میں شور مچ گیا کہ سردار دیوتاؤں کی بات سے ہٹ رہا ہے۔ چنانچہ سب باسومے وہاں اکٹھے ہوگئے ان سب نے مل کر سردار کو پکڑ لیا۔ اور پھر اسے پکڑ کر جنگل کی طرف لے گئے وہاں جا کر انہوں نے اسے ایک درخت سے درخت کی شاخوں کی مدد سے باندھ دیا۔

"اب جب تک گومو یا اسکی سرِ واپس نہ آجائے تو یہیں رہو گے۔" سب نے کہا۔

اور سردار بوساما چیختا رہ گیا مگر کسی نے اس کی بات نہ سنی سردار باسوما کو وہاں باندھ کر سب واپس آئے اور پھر ان میں سے ایک بھاگ کر اپنے جھونگے سے پیلے رنگ کی مٹی نما کوئی چیز اٹھاکر لایا اور اس نے

مٹی اس پتھر پر مل دی۔ جس پر وہ ملکہ پھلاری کھڑی ہوئی تھی۔ جیسے ہی انہوں نے وہ مٹی ملی ملکہ پھلاری دھڑام سے نیچے گر گئی اور چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اسکی خوبصورت آنکھیں سرخ ہورہی تھیں۔

"اٹھکر کھڑی ہو جاؤ پھلاری" سب نے آنکھیں کھولتے دیکھ کر کہا۔

اور ملکہ پھلاری اپنے گرد اتنے بہت سے باسومیوں کو اکٹھے دیکھ کر ویسے بھی بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سردار باسوما کہاں ہے" اس نے آنکھیں جھپکتے ہوئے کہا۔

"سردار باسوما کو ہم نے درخت سے باندھ دیا ہے اب جب تک گومو گوبن کے پھول لے کر واپس نہیں آتا یا اس کی سرِ نہیں آتی تم سردار گومو کی باسومی کے پاس ہی رہوگے اس کے واپس آنے پر مقابلہ ہوگا پھر جب اس مقابلے کا فیصلہ ہوگا تو تم اس سردار کا جھونگا بناؤ گی" ایک بوڑھے باسومی نے اسے بتلایا

ملکہ پھلاری خاموش رہی کیونکہ وہ کہہ ہی کیا سکتی تھی وہ باسومیوں میں پھنس کر رہ گئی تھی اب ظاہر ہے اس کی زندگی موت ان کے ہاتھوں میں تھی۔

چنانچہ فیصلے کے مطابق گومو کی بیوی — ملکہ پھلاری کو لے کر اپنے جھوگے کی طرف چلدی اور باقی باسومے بھی اپنے مکانوں کیطرف چلے گئے۔

چلوسک ملوسک آگ کے اندر بڑھتے چلے گئے انہوں نے دیکھا کہ وہ خوفناک آگ زمین میں سے نکل رہی تھی ایسے لگتا تھا جیسے زمین کے اندر کوئی چیز جل رہی ہو اور زمین کے رخنوں میں سے آگ کی لپٹیں فواروں کی طرح باہر نکل رہی تھیں ہر طرف آگ ہی آگ تھی وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے آگ کے اس جہنم میں سفر کرنے کا ان کے لئے پہلا موقع تھا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ اگر انہوں نے اپنے جسموں پر وہ سبز رنگ کا سیال مادہ

نہ مِلا ہوا ہوتا تو آگ ان کا نجانے کیا حشر کرتی۔ وہ دونوں یہ سوچ رہے تھے کہ آخر گومو کہاں چلا گیا وہ ان سے پہلے آگ میں داخل ہوا تھا۔ مگر اب کہیں بھی نظر نہیں آ رہا تھا بہرحال وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر تھوڑی دور جانے کے بعد انہیں دور سے آگ کے اندر دھبے نظر آنے لگے۔ وہ ان دھبوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ یہ دھبے کچھ عجیب سے محسوس ہو رہے تھے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ مکان ہوں مگر وہ دھبے بار بار اپنی جگہیں بدل رہے تھے اس لئے ظاہر ہے یہ مکان نہیں ہو سکتے بہرحال وہ آگے بڑھتے چلے گئے آہستہ آہستہ یہ دھبے ظاہر ہوتے گئے اور قریب جاکر وہ حیرت کے مارے رک گئے کیونکہ یہ دھبے دراصل آگ کے بنے ہوئے بڑے بڑے درخت تھے جو آگ پر تیرتے پھر رہے تھے جیسے پانی پر کشتیاں تیر رہی ہوں ان آگ کے بنے ہوئے درختوں پر آگ کے بنے ہوئے ہی

پھول کھلے ہوئے تھے یہ درخت آگ پر انتہائی تیزی سے اپنی جگہیں بدل رہے تھے یہ درخت بہت بڑی تعداد میں تھے۔ وہ دونوں کافی دیر تک ان درختوں کا تماشا دیکھتے رہے۔ ان کی نظریں گومو کو تلاش کر رہی تھیں مگر گومو انہیں کہیں بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

"میرے خیال میں گومو آگے نکل گیا ہوگا" طوسک نے کہا۔

"مگر کیوں وہ آگے چلا گیا ہوگا۔ اسے پھول چاہئیں پھول اسے یہاں سے بھی مل سکتے تھے۔" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے۔" طوسک نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ان درختوں سے پھول حاصل کرنا خطرناک ہوگا کیونکہ اگر یہ شرط اتنی آسان ہوتی تو باسومے سرداری کی یہ شرط قرار نہ دیتے" چلوسک نے کہا۔

"مگر یہ درخت تو بس تیر رہے ہیں کوئی بھی شخص ان سے پھول توڑ سکتا ہے" طوسک

نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو میں کسی درخت سے پھول توڑنے کی کوشش کرتا ہوں پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے" چلوسک نے کہا۔

"نہیں نہیں ہم اکٹھے جائیں گے کیا معلوم یہ کیا چکر ہو" ملوسک نے جواب دیا۔

"نہیں تم یہیں ٹھہرو اگر کوئی خطرہ ہوا تو پھر بے شک آ جانا" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا مگر ملوسک نہ مانا۔ آخر چلوسک کو ہی ہار ماننی پڑی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے ابھی وہ چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک آگ کے درختوں میں ہلچل سی مچ گئی اور پھر وہ درخت کسی سانپ کی سی تیزی سے ان کی طرف بڑھے اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سمجھتے درختوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا پھر اچانک ایک درخت ملوسک کے اوپر آن گرا اور ملوسک کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ جہاں درخت لگا تھا وہ جگہ

رخت سے چمٹ گئی تھی۔ پھر درخت تیزی ے واپس بھاگنے لگا اور ملوسک بھی اس کے ساتھ گھسیٹتا چلا گیا ادھر چلوسک کا بھی یہی شر ہوا ایک درخت نے اسے گھیر لیا۔ وہ اکی کمر سے لگا تھا اور چلوسک بھی اس کے ساتھ چمٹا ہوا آگے گھسیٹتا چلا گیا چلوسک لوسک نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود درخت انہیں اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور ہ کسی بے بس کیڑوں کی طرح ان کے ساتھ گھسٹتے چلے جا رہے تھے۔ کافی دور تک گھسٹنے کے بعد آخرکار درخت ایک جگہ جا کر رک گئے یہاں ایک بہت بڑا گڑھا تھا جس میں آتش فشاں کی طرح آگ نکل رہی تھی اس گڑھے کے قریب جا کر درخت اچانک الٹے ہو گئے اور ان کے الٹے ہوتے ہی وہ دونوں درختوں سے ہٹ کر عین اس گڑھے میں جا گرے اور پھر وہ دونوں اس طرح گرتے چلے گئے جیسے کوئی سمندر کی تہہ میں اترتا

چلا جا رہا ہو۔ ہر طرف آگ ہی آگ تھی
ان دونوں نے اوپر ابھرنے کی بے حد کوشش
کی مگر بے سود وہ نیچے ہی اترتے چلے جا
رہے تھے اور پھر اچانک وہ ایک جھٹکے سے
رک گئے اور پھر وہ دونوں یہ دیکھکر حیران
رہ گئے کہ آگ کے اس سمندر میں جو چاروں
طرف پھیلا ہوا تھا مچھلی نما ایک مخلوق تیر رہی
تھی اس کا دھڑ تو مچھلی کی طرح کا تھا
مگر اسکی دم کی بجائے ٹانگیں تھیں۔ یہ مچھلی نما
مخلوق سبز رنگ کی تھی اور سرخ رنگ کی
آگ میں تیرتی ہوئی وہ بے حد خوبصورت لگ
رہی تھیں جیسے ہی یہ دونوں وہاں پہنچے بیشمار
مچھلیاں ان کے چاروں طرف اکٹھی ہو گئیں
اور پھر ان میں سے ایک بڑی مچھلی آگے
بڑھی اور دوسرے لمحے اس نے اپنا بڑا
سا منہ کھولدیا اور وہ دونوں یوں اس
کے منہ کی طرف کھنچتے چلے گئے۔ جیسے
لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے اور پھر
غڑاپ سے وہ مچھلی کے پیٹ میں اترتے

چلے گئے۔ مچھلی کا پیٹ ایک کافی بڑے
کمرے جیسا تھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر
حیران رہ گئے کہ اسی مچھلی کے پیٹ میں
گومو بھی موجود تھا۔
"گومو تم اور یہاں" چلوسک نے اس سے
پوچھا۔
"ہاں مجھے کچومو نے پکڑ لیا ہے اب میں
کبھی سردار نہیں بن سکوں گا۔" گومو نے مایوس
لہجے میں جواب دیا۔
"کیا مطلب ہمیں تفصیل سے سمجھاؤ کہ یہ
سب کیا چکر ہے"، چلوسک نے پریشان ہوکر
کہا۔
"گوبن کے پھول وہاں ملتے ہیں جہاں یہ
کچومو رہتے ہیں اگر مجھے یہ کچومو نہ پکڑ
لیتی تو میں ان پھولوں کے پاس پہنچ ہی گیا
تھا" گومو نے مایوس لہجے میں کہا۔
"مگر کیا ہوگا" ملوسک نے بے چین لہجے میں
پوچھا۔
"ہونا کیا ہے کچومو کی قید میں رہ کر درخت

کا پیک اتر جائے گا اور بڑا گولا ہمیں
کھا جائے گا۔ باقی ہمارا سر رہ جائیگا۔ وہ
یہ کچومو جاکر جنگل میں پھینک آئیں گے
جہاں سے سر اڑتا ہوا بستی میں چلا جائے
گا" گومو نے مایوس لہجے میں کہا۔
"مجھے اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی موہسک
کیا کہہ رہا ہے" ملوسک نے پریشان ہوکر چلوسک
سے کہا۔
"جہاں تک میں سمجھا ہوں اس مچھلی کے پیٹ
میں رہ کر وہ سبز سیال مادہ کی تاثیر ختم
ہو جائے گی۔ چنانچہ آگ جسم کو جلا دے گی
البتہ ان کی ہڈیاں آگ میں نہیں جلتی ہونگی
وہ ہڈیاں جنگل میں پہنچ جائیں گی اور وہاں
سے سنجانے کسطرح وہ ہڈیاں واپس بستی میں
پہنچ جائیں گی" چلوسک نے اپنا خیال ظاہر
کرتے ہوئے کہا۔
"اور اگر یہ بات ہے تو پھر ہمارا بھی
یہی حشر ہوگا ہمیں فوراً کچھ کرنا چاہیئے" ملوسک
پہلے سے زیادہ پریشان ہوگیا۔

میرے خیال میں اب ہمیں اپنے پستول سے کام لینا چاہئیے چلوسک نے کہا پھر وہ گومو سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

گومو اگر ہم تمہیں اپنے ساتھ اس پکومو کی قید سے نکال دیں تو پھر کیا ہوگا"

"اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہمیں کوئی پکومو نہیں پکڑ سکے گا اور ہم گوبن کے پھول حاصل کرلیں گے اور گوبن کے پھول جیسے ہمیں حاصل ہو جائیں گے ہم خودبخود بڑے گولے سے باہر نکل جائینگے"۔ گومو نے انہیں بتلایا

"یہ بات ہے تو پھر تیار رہو" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے جیب سے اپنا پستول باہر نکال لیا۔ دوسرے لمحے اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔ پستول میں سے سرخ رنگ کا شعلہ نکلا اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے وہ تینوں آگ میں تیر رہے تھے۔ بڑی مچھلی کے ٹکڑے سمندر میں تیر رہے تھے اور باقی مچھلیوں نے تیزی سے وہ ٹکڑے کھانے شروع کردیئے۔

گومو یوں اچانک اپنے آپ کو آزاد دیکھ کر خوشی سے پاگل ہوگیا۔

آؤ میرے ساتھ" اس نے کہا اور پھر اس نے آگ میں غوطہ لگایا۔ یہ دونوں بھی اسکے پیچھے گئے تقریباً دو ڈھائی سو فٹ نیچے اترنے کے بعد انہیں آگ کے اندر سبز رنگ کے پھول تیرتے ہوئے ملے۔ گومو نے پھرتی سے ایک پھول اچک لیا پھر جیسے ہی اس نے پھول اچکا اس کا جسم راکٹ کی سی پھرتی سے اوپر اٹھنا شروع ہوگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔

"جلدی کرو ملوسک پھول پکڑو" چلوسک نے ملوسک سے کہا اور پھر ان دونوں نے بھی پھرتی سے ایک ایک پھول اچک لیا۔ پھول ہاتھ میں لیتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا۔ جیسے کوئی پراسرار قوت انہیں اوپر کھینچے جا رہی ہو اور وہ بھی گومو کی طرح بجلی کی سی تیزی سے اوپر اٹھتے چلے گئے تھوڑی دیر بعد وہ آتش فشاں کے دھانے سے باہر آ گئے

جہاں آگ کے درخت تیر رہے تھے مگر اب وہ درخت ان کے قریب تک نہ آئے بلکہ وہ بھی ان درختوں کی طرح اسی آگ میں تیرتے ہوئے دور جانے لگے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ آگ سے باہر ایک جھٹکے سے جا گرے

زمین پر گرتے ہی وہ اٹھ کھڑے اور پھر ان کے جسموں سے سبز رنگ کا دھواں سا اٹھا جب دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب ان کے جسموں پر سبز رنگ کے مادے کا نام و نشان تک نہ تھا۔

گومو وہاں موجود نہ تھا البتہ دور سے انہیں اپنے جہاز کی چوٹی نظر آ رہی تھی سبز رنگ کے پھولوں کو ہاتھوں میں تھامے تیزی سے اپنے جہاز کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جہاز کے قریب موجود تھے گومو یہاں بھی نہیں تھا۔

"گومو نجانے کہاں ہوگا آؤ جہاز پر چڑھ کر اسے تلاش کریں۔" چلوسک نے کہا اور پھر جہاز کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گئے چلوسک نے جہاز چلا دیا۔ ملوسک نے سیٹ کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"توبہ توبہ کتنا خطرناک تجربہ تھا"

"ہاں شکر ہے عین موقع پر پستول یاد آگیا" چلوسک نے ڈائل گھماتے ہوئے کہا۔ اب سکرین پر جنگل صاف نظر آنے لگا تھا چلوسک نے جہاز کو واپس اسی سمت چلانا شروع کر دیا۔ جدھر سے وہ آئے تھے اور تھوڑی دیر بعد ہی انہیں سکرین پر گومو جنگل کے اوپر اڑتا نظر آگیا اس کے ہاتھ میں ابھی تک وہ سبز رنگ کا پھول موجود تھا۔

"وہ دیکھو گومو جا رہا ہے" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے جہاز کو ایک کھلی جگہ دیکھ کر غوطہ دیا اور اسے اندر بلا لیا۔ گومو اچھلتا ہوا اندر آگیا اور چلوسک نے دوبارہ جہاز اڑا دیا مگر ان دونوں کے پاس گومن کے پھول دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی دوڑ گئی۔

تمہارے پاس بھی گون کے پھول ہیں اسکا مطلب ہے اب سردار بننے کے لئے مجھے تم سے بھی مقابلہ کرنا پڑیگا" اس نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ہمیں تمہارا سردار بننے کی کوئی خواہش نہیں ہے" ملوسک نے جواب دیا۔

"پھر تم پھول مجھے دیدو اس طرح مجھے سردار سے مقابلہ بھی نہیں کرنا پڑے گا اور میں سردار بن جاؤنگا" گومو نے التجا آمیز لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب کیا زیادہ پھول والوں سے مقابلہ نہیں کیا جاتا" چلوسک نے کہا۔

ہاں آج تک کوئی بھی باسوما ایک سے زیادہ پھول نہیں لاسکا۔ دو پھول لے آنے والا بلا مقابلہ سردار منتخب کر لیا جاتا ہے اور تین پھولوں والا دیوتا" گومو نے انہیں بتلایا۔

دیکھو گومو ہم یہ دونوں پھول تمہیں دے دیتے ہیں اور تم دیوتا بن جاؤ گے مگر اس کے لئے تمہیں ہماری شرط ماننی پڑے گی" چلوسک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے" گومو نے بےچین لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے یہ لو پھول" چلوسک نے اپنا پھول اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور پھر ملوسک نے بھی پھول اسے پکڑا دیا اب تو گومو کی خوشی کے مارے بری حالت ہوگئی وہ خوشی سے جہاز میں ہی اچھلنے کودنے لگا۔

"اچھا گومو یہ بتلاؤ کہ تم پھلاریوں کو کیوں پکڑ کر لے جاتے ہو" چلوسک نے پوچھا۔

"پھلاریوں کی پیک سے ہم اپنے نئے چھوگے بناتے ہیں" گومو نے جواب دیا۔

"چھوگے کیا" ملوسک نے حیران ہوکر پوچھا۔

"جن میں ہم رہتے ہیں" گومو نے جواب دیا

"اوہ تمہارا مطلب مکانوں سے ہے مگر وہ تو درختوں سے بنتے ہیں" ملوسک نے کہا۔

"ہاں وہ درختوں سے بنتے ہیں مگر انہیں جوڑنے کے لئے پھلاریوں کی پیک کی ضرورت پڑتی ہے" گومو نے جواب دیا۔

"پیک کیا" چلوسک نے پوچھا
"پیک جو پھلاریوں اور ہمارے اندر موجود ہے"
گومو نے جواب دیا اور اس کا مطلب سمجھ
کر ان دونوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے وہ
سمجھ گئے کہ پھلاریوں کے خون سے یہ تختے
جوڑ کر مکان بناتے ہیں۔
"مگر یہ تو ظلم ہے" ملوسک غصے سے اچھل
پڑا۔
"ظلم کیا مطلب" گومو نے حیران ہوکر پوچھا۔
"پیک کے بغیر تمہارے پھوگے نہیں بنتے" چلوسک
نے پوچھا۔
"بنتے ہیں اگر ہم درختوں کی پیک سے بنائیں
مگر دیوتا ان پھوگوں پر ناراض رہتے ہیں اور
وہ پھوگے جلدی ٹوٹ جاتے ہیں" گومو نے جواب دیا
"تو سنو گومو اب تم دیوتا ہو اس لئے اب
تم یہ حکم دو کہ پھلاریوں کی پیک سے پھوگے
نہیں بنیں گے بلکہ درختوں کی پیک سے بنیں
گے" چلوسک نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔
ہاں۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہم تمام

باسومیوں کو اٹھا کر بڑے گولے میں پھینک دیں
گے۔
"غضب خدا کا اتنی خوبصورت اور بے ضرر
عورتوں کا تم یہ حشر کرتے ہو۔ بیوقوف کہیں کے"
ملوسک کو ان پر بے پناہ غصہ آرہا تھا۔
"مگر ہمارے پھوگے ٹوٹ جائیں گے" گومو نے
ڈرتے ہوئے کہا۔
"نہیں ٹوٹتے اگر ٹوٹ جائیں تو پھر بنا لینا
اگر تم ہماری بات نہیں مانو گے تو ہم تینوں
پھول تم سے چھین لیں گے" ملوسک نے اسے
دھمکی دیتے ہوئے کہا۔
"نہیں نہیں پھول مت لو میں تمہاری بات
مان لیتا ہوں میں حکم دے دوں گا چونکہ اب
میں دیوتا ہونگا اس لئے سب میری بات مان
لیں گے" گومو واقعی خوفزدہ ہوگیا۔
"وعدہ کرو کہ اگر تم نے یہ اصول توڑا
تو بڑا گولہ تمہیں سرد کر دے" چلوسک نے
کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اور گومو نے پھولوں کے
خوف سے وعدہ کرلیا چنانچہ انہیں اطمینان ہوگیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بستی کے قریب پہنچ گئے چلوسک نے جہاز ایک طرف اتار دیا اور پھر وہ تینوں باہر نکل آئے۔

"تم دونوں یہیں رہو ورنہ باسومے تمہیں پکڑ لیں گے میں دیوتا بن جاؤں اور اپنے باسوموں کو تمہارے بڑے دیوتا ہونے کا بتلادوں پھر میں اپنی رعایا سمیت تمہیں آکر لے جاؤں گا۔" گومو نے انہیں سمجھاتے ہوتے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ" چلوسک نے اسکی بات سمجھتے ہوئے کہا اور گومو تینوں پھول سنبھالے خوشی سے اُچھلتا کودتا آگے بڑھ گیا۔

گومو جیسے ہی بستی میں پہنچا ہر طرف شور مچ گیا اور پھر جب باسوموں نے اسکے ہاتھوں میں تینوں پھول دیکھے تو وہ اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے۔ انہوں نے متفقہ طور پر اس کو دیوتا تسلیم کر لیا۔

"اٹھو اور سردار کو لے آؤ" گومو نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کا حکم ملتے ہی باسومے بھاگے اور تھوڑی دیر بعد وہ سردار کو لئے اس کے پاس پہنچ گئے جب سردار نے اس کے ہاتھ میں گرین کے تین پھول دیکھے تو وہ

بھی سجدہ میں گر پڑا۔

"پھلاریاں کہاں ہیں" گومو نے باسومیوں سے پوچھا۔

"دیوتا گومو ملکہ پھلاری تمہاری باسومی کے پاس موجود ہے باقی پھلاریوں نے پھوگے بنا دیئے ہیں" سب نے جواب دیا۔

"اچھا ملکہ پھلاری کو لاؤ" گومو نے کہا اور تھوڑی دیر بعد ملکہ پھلاری وہاں پہنچ گئی

"سنو باسومیو میں بڑے گولے میں گیا۔ وہاں مجھے بوگا دیوتا مل گئے بڑے دیوتا میرے ساتھ آتے ہیں پرندے کے پیٹ میں اڑ کر انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باسومیوں کو بتلا دوں کہ انہوں نے قانون بدل دیا ہے"۔ گومو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

بوگا دیوتا کا حکم سنکر ایکبار پھر سب باسومی سجدے میں گر پڑے۔

"کہاں ہیں بوگا دیوتا اور انہوں نے کیا قانون بدلا ہے" سجدے سے اٹھ کر سب نے ایک زبان ہوکر پوچھا۔

"سنو انہوں نے پھلاریوں کی پیک سے پھوگے بنانے کا قانون ختم کر دیا ہے اب کسی پھلاری کی پیک سے کوئی پھوگا نہیں بنے گا ورنہ بڑا گولہ ہم سب کو سرر کر دیگا اب درختوں کی پیک سے پھوگے بنیں گے" گومو نے انہیں نیا قانون بتلایا۔

"اگر یہ گومو دیوتا اور بوگا دیوتا کا حکم ہے تو ہمیں منظور ہے" سب نے یک زبان ہوکر جواب دیا۔

"تو آؤ پھر ہم لوگ دیوتاؤں کو لے آئیں" گومو نے جواب دیا اور پھر وہ سب کو لے کر بستی سے باہر آگیا جہاں چلوسک ملوسک اور ان کا جہاز کھڑا تھا انہیں وہاں دیکھ کر وہ سب گومو سمیت ان کے سامنے سجدے میں گر پڑے سجدے سے اٹھ کر گومو ان کے قریب گیا اور پھر اس نے انہیں بتلایا کہ اس نے قانون بدل دیا ہے اب پھوگے کبھی پھلاریوں کے خون سے نہیں بنیں گے اس نے یہ بھی بتلا دیا

کہ باقی پھلاریاں تو پھوگے بناچکی ہیں اس
لئے ان کے سرر بن گئے ہیں البتہ ملکہ
پھلاری موجود ہے۔

"چلو ٹھیک ہے ہم ملکہ پھلاری کو اپنے
ساتھ لئے جا رہے ہیں اور سنو اب تم
اور پھلاریاں دوست ہیں اب اگر تم نے انہیں
پکڑا یا پھوگا بنایا تو بڑا گولہ سب کو سرر
کر دے گا۔" چلوسک نے تمام باسومیوں کو
مخاطب ہوکر کہا۔

"ہمیں منظور ہے ہم بڑے گولے کا وعدہ
کرتے ہیں" گومو نے جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی سب باسومیوں نے جواب دیا۔

"اچھا اب ہم چلتے ہیں" چلوسک نے کہا
اور پھر اس نے بڑھ کر ملکہ پھلاری کا
ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر جہاز کے اندر
داخل ہو گیا تھوڑی دیر بعد ان کا جہاز
فضا میں اڑنے لگا۔

اور ان کے جہاز کو اڑتا دیکھ کر سب
باسومے ایکبار پھر سجدے میں پڑ گئے انہیں

یقین ہوگیا کہ گومو سچ کہہ رہا تھا۔
ان کے سجدے میں گرنے کا منظر چلوسک
ملوسک سکرین پر دیکھ رہے تھے ملکہ پھلاری
آنکھیں پھاڑے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ چلوسک
ملوسک نے اسے تسلی دی اور وہ ان کا
شکریہ ادا کرنے لگی کہ وہ واقعی دیوتا ہیں
جنہوں نے پھلاریوں کو ان باسومیوں سے بچا
لیا ہے تھوڑی دیر بعد جہاز پھلاریوں کی جنت
میں پہنچ گیا۔

چلوسک نے جہاز وہیں ٹیلے کے قریب اتار
دیا۔ اور پھر وہ ملکہ کو لے کر پھولوں کی
آبادی میں پہنچ گئے تمام پھلاریاں ملکہ پھلاری
کو واپس آتا دیکھ کر خوشی سے ناچنے لگیں
اور جب ملکہ پھلاری نے۔ انہیں بتلایا کہ
اب باسومے ان کے دوست ہیں اور اب
وہ انہیں پکڑنے نہیں آئیں گے تو ان سب
کو خوشی کی انتہا نہ رہی اور ان سب نے
بھی چلوسک ملوسک کو دیوتا مان لیا ملکہ پھلاری
کے بعد جو ملکہ منتخب ہوئی تھی اس نے ملکہ

پھلاری کے سامنے سر جھکا دیا۔ اور ملکہ
پھلاری ایک بار پھر ملکہ بن گئی۔
چلوسک ملوسک بھی خوش ہو گئے۔ کہ انہوں
نے جنت کی ان حوروں کو باسوے جیسے شیطان
سے بچا لیا ہے۔ چنانچہ وہ بھی ہنسی خوشی
ان حوروں کے درمیان اس جنت میں رہنے
لگے۔

اور پھر کچھ دنوں بعد انہوں نے واپس
جانے کی خواہش ظاہر کی پہلے تو پھلاریوں نے
انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا مگر جب
انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ بھی اس
جنت میں آتے رہیں گے۔ تو وہ بڑی مشکل
سے مان گئیں اور پھر چلوسک ملوسک انہیں
الوداع کہہ کر جہاز میں سوار ہوئے اور ان
کا جہاز تیزی سے اوپر اٹھنے لگا سکرین پر
جنت کی حوریں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔

"یہ ستارہ سب سے خوبصورت ہے ہم ضرور
یہاں واپس آئیں گے" ملوسک نے کہا۔
"ہاں واقعی اس کا یہ حصہ جنت ہے اتنا

خوبصورت ستارہ شاید ہی کائنات میں کہیں ہو"
چلوسک نے جواب دیا اور پھر اس نے رفتار
تیز کر دی۔ ان کا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے
اڑتا ہوا تھوڑی دیر بعد دوبارہ خلا میں پہنچ
گیا۔ اور اب انہیں سکرین پر یہ خوبصورت
ستارہ نظر آنے لگا جس کے گرد سات رنگوں
کی روشنیاں کوند رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد
ستارہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

ختم شد